احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 21- دسمبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

خطبہ نمبر45

CPL 61

213029

سوموار 21- دسمبر 1998ء رمضان 1419 ہجری - 21 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 285

رمضان المبارک میں درس کے اوقات میں تبدیلی

رمضان المبارک میں ایم ٹی اے پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے درس قرآن کے اوقات میں تبدیلی کی گئی ہے۔ پہلے یہ درس شام ساڑھے چار بجے شروع ہوتا تھا۔ مگر اب تبدیل شدہ اوقات کے مطابق

درس قرآن شام سوا چار بجے سے پانچ بج کر 40 منٹ تک ٹیلی کاسٹ ہو گا۔

احباب کرام اس تبدیلی کو نوٹ فرمالیں اور اس سے استفادہ فرمائیں۔

یہی درس اگلے دن صبح 10-6 پر دوبارہ ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کرے کہ ہم اس رمضان میں اللہ کا حقیقی شکر ادا کرنے والے ہوں

اللہ کا شکر ادا کرنے والے کو اللہ کے احسانات کا لامتناہی سلسلہ عطا ہوتا ہے

امریکہ تکبر میں مسلمانوں پر شدید ظلم کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 18- دسمبر 98ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن- 18- دسمبر 1998ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں نماز جمعہ پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے شکر کے مضمون کو رمضان المبارک کے حوالے سے اور احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ معمول کے مطابق ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور ساتھ ساتھ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیت 186 کی تلاوت کے بعد اس آیت کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ رمضان کے بارے میں قرآن کریم اتارا گیا ہے جس میں ہدایت پانے کے لئے کھلے کھلے دلائل اور ایسے دلائل ہیں جو غلبے کی شان و شوکت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اگر تم بھی ایسا ہی کرو تو تمہارا رمضان بھی اسی شان کے ساتھ چمکے گا۔ رمضان میں سفر اور بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھنے کے حکم کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ زور لگا کر اللہ کو خوش کرنے کی کوشش اسکی ناشکری ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو آسانی پیار و محبت کے ساتھ دی ہے تم اگر اس کو قبول نہ کرو تو یہ ناشکری ہو گی۔ شکر کرنے والا بندہ سب کچھ پالیتا ہے۔ اس میں بہت سی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور تمہارے شکر کو اس طرح بڑھاؤں گا کہ تم پر بے انتہا احسانات کروں گا۔ یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ یہ ایک کوثر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔ اور اللہ نے فرمایا جو اس کا انکار کرے گا اس پر میرا عذاب نازل ہو گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس موضوع کی تشریح میں یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ اس کے کئی معانی ہیں۔ مثلاً بچوں کو عید پر نئے کپڑے بنا کر دیئے جائیں اور وہ اسے نہ پہنیں تو یہ کبھی اچھا نہیں لگے گا۔ اس کے علاوہ بعض بزرگ اولیاء ایسے تھے کہ بہت سج دھج کر رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بعض بہت اچھے اور خوش پوش تھے اور بعض سادہ تھے۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی بھی یہی کیفیت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بعض دفعہ بہت خوبصورت قبائیں پہنیں اور اکثر و بیشتر تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام اور سادہ کپڑے پہنتے تھے۔ اللہ کو آپؐ سے اس وقت بھی پیار تھا جب آپؐ عام کپڑے پہنتے تھے اور اس وقت بھی پیار تھا جب خاص کپڑے پہنتے تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے عطا فرمایا ہے تو اس کی عطا کا بے تکلفانہ اظہار ضروری ہے۔ اگر تکلف سے کام لیا تو اللہ سے رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگر تم نے خدا کی حمد و ثناء کا سچا حق ادا کیا یعنی تقویٰ و طہارت اختیار کی تو اللہ بشارت دیتا ہے کہ تم ایسے محفوظ ہو جاؤ گے کہ شیطان کسی بھی راستے سے آپ پر حملہ نہ کر سکے گا۔ حضرت مسیح موعود کا ایک اور ارشاد بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ادا نہ کرو گے تو تمہاری عزت و دولت اور طاقت چھینی جائے گی۔ اس میں جو تنبیہ ہے وہ ضروری نہیں کہ ایسی قوم کو سمجھ بھی آجائے جس کا اقتدار چھینا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر حضور نے فرمایا جیسے امریکہ کے تکبر کا حال ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ محض تکبر کے اظہار سے مسلمانوں پر امریکہ ظلم کر رہا ہے۔ بعض دفعہ انسان سوچتا ہے کہ اتنے ظلم پر اس پر اللہ کی پکڑ کیوں نہیں آتی۔ دراصل اللہ پکڑ میں بڑا دھیما ہے۔ اور بعض اوقات ایسی قوموں کے عروج و زوال میں ہزار سال بھی لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو وہ کلیتہً ملیا میٹ ہو جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا لیکن جو اللہ کے پیاروں پر ظلم کرتے ہیں ان کے انجام کے لئے ہزار سال کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔ وہ بہت جلد ظاہر ہو جاتا ہے اور جس پر ظلم کیا گیا ہے وہ بسا اوقات اپنی آنکھوں کے سامنے یہ انجام دیکھ بھی لیتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا جو اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں وہ اللہ کے بندوں سے نیک عمل کی جزا نہیں چاہتے اور یہ بھی نہیں چاہتے کہ ان کے لئے دعا کی جائے۔ انکی نیکی اس پھول کی خوشبو کی طرح ہوتی ہے جو اپنے آپ بے اختیاری میں ظاہر ہو جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا اللہ سے تعلق وہ ہونا چاہئے جو اپنے قریبیوں سے ہوتا ہے۔ اس کی مثال ماں کی محبت کی طرح ہے جو بے غرض ہو کر اولاد سے محبت کرتی ہے۔ ایسی ہی محبت اللہ سے کرنی چاہئے۔

کسی کے جہنمی یا غیر جہنمی ہونے کا فیصلہ صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے

نوائے وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حوالہ سے خبر کو توڑ مروڑ کر شائع کیا گیا (ترجمان جماعت احمدیہ)

ربوہ (پ ر) مورخہ 15- دسمبر کے نوائے وقت میں چھپنے والی خبر کہ بینظیر اور نواز شریف جہنم میں جائیں گے۔ کے حوالے سے وضاحت کرتے ہوئے ترجمان جماعت احمدیہ مرزا خورشید احمد نے کہا کہ نوائے وقت میں یہ خبر حقائق سے برعکس توڑ مروڑ کر شائع کی گئی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ جہنمی یا غیر جہنمی کا فیصلہ تو خدا کے اختیار میں ہے اور کسی بھی انسان کے بس میں نہیں کہ وہ کسی کے جہنمی یا غیر جہنمی ہونے کا فتویٰ دے۔

اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی متعدد بار یہ امر وضاحت سے اپنے خطبات اور تقاریر میں بیان فرما چکے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو بات بیان فرمائی وہ صرف یہ تھی کہ جن لوگوں کو خدا منصب انصاف پر بٹھائے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم اگر وہ ناانصافی کریں گے تو قرآن کریم کی رو سے جہنمی بنتے ہیں اور اگر وہ منصب انصاف پر بٹھائے جانے والے مسلمان ہوں تو ان کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

اور یہ امر واقعہ ہے کہ نواز شریف صاحب اور بینظیر صاحبہ کو خدا نے دو دو مواقع دیئے کہ احمدیوں سے انصاف کریں۔ مگر انہوں نے خدا کی بجائے مولوی صاحبان کو خوش کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ اصولی بات بیان فرمائی تھی جس کو روزنامہ نوائے وقت میں یہ بنا کر چھاپ دیا گیا کہ گویا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ سنا دیا ہے کہ بینظیر اور نواز شریف جہنم میں جائیں گے۔

جماعت احمدیہ کا قطعاً یہ عقیدہ نہیں کہ کوئی انسان کسی کے جہنمی یا غیر جہنمی ہونے کا فیصلہ دے سکتا ہے یہ تو اس دور کے مولوی صاحبان کا کام ہے۔ کہ ہر روز علی الاعلان جس کے خلاف چاہیں جہنمی ہونے کا فتویٰ دیتے پھرتے ہیں ہاں جو منصب انصاف پر بٹھایا جائے اور پھر انصاف نہ کرے تو قرآن کریم نے اس کے لئے یہ وعید سنائی ہے کہ وہ خدا کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا اور قرآن کریم کی اس بات کا انکار کیا کوئی مولوی کر سکتا ہے کہ جو عدل سے کام نہ لے وہ خدا کے غضب کا مورد بنتا ہے۔

خطبہ جمعہ

مومن کا نماز میں خشوع اختیار کرنا فوزِ مَرام کے لئے پہلی حرکت ہے

خدا کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 9- اکتوبر 1998ء بمطابق 9- اخاء 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مومنوں کی آیات 58 تا 62 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

ان آیات میں بھی خشوع و خضوع اور خشیت کا مضمون ہی چل رہا ہے جو اس سلسلہ خطبات کی ایک کڑی ہے اور آج کے خطبے کے لئے بھی میں نے اسی مضمون کو جاری رکھا ہے جب تک اللہ کی مرضی ہے یہی چلتا رہے گا۔ جن آیات کی تلاوت کی گئی ہے ان کا بامحاورہ ترجمہ پہلے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یقیناً وہ لوگ ایسے ہیں کہ اپنے رب کے خوف سے وہ کانپتے ہیں یعنی رب کا خوف طاری ہو تو ان کے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ (-) اور وہ لوگ جو اپنے رب کے نشانات پر ایمان لاتے ہیں۔ آیات پر تو ایمان لاتے ہی ہیں لیکن آیات کا ایک معنیٰ نشانات ہیں اور مضمون یہ ہے کہ اپنے رب کی خشیت سے 'اس کے نشانات دیکھ کر ان کے بدن پہ لرزہ طاری ہوتا ہے۔ جب بھی وہ کوئی نشانات دیکھتے ہیں جو ان کے گردوپیش اللہ تعالیٰ کے فضل سے ظاہر ہوتے رہتے ہیں تو اس کے نتیجے میں ان کے بدن لرز اٹھتے ہیں۔ (فرمایا) یہ انہی نشانات کا فیض ہے کہ وہ شرک کر ہی نہیں سکتے۔ ان کے لئے ناممکن ہے کہ خدا کے سوا کسی اور کی طرف ان نشانات کو منسوب کر دیں (-) یہاں اس آیت میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ وہ دیتے ہیں جو ان کو عطا کیا جاتا ہے اور نہ کسی مال کا ذکر ہے بلکہ یہ عجیب ایک دلکش طرز بیان ہے کہ فرمایا وہ لوگ (-) وہ دیتے ہیں جو وہ دیتے ہیں یعنی خدا کی خشیت سے جو بھی وقت کی ضرورت ہو وہ اس میں سے خرچ کر دیتے ہیں یعنی دماغ' دل 'تمام وہ قوتیں جو ان کو عطا کی گئیں' وہ علوم جو ان کو بخشے گئے۔ جو بھی اس وقت ضرورت کے مطابق مناسب حال ہو وہ دے دیتے ہیں۔

(فرمایا) اور اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل خوف سے کانپ رہے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے حضور لوٹ کے جانے والے ہیں (-) یہی وہ لوگ ہیں جو خیرات میں تیزی سے آگے بڑھتے ہیں' نیک کاموں میں بہت تیزی سے آگے بڑھنے والے ہیں۔ (-) اور وہ اس میں سبقت لے جانے والے لوگ ہیں یعنی نیکیوں میں سبقت لے جانے والے۔

اسی تعلق میں یعنی خشیت اور خضوع کے مضمون میں میں نے ایک حدیث شروع کی تھی جو مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقۃ سے لی گئی ہے اس حدیث میں جو باتیں بیان ہوئی تھیں ان میں سے کچھ باتیں بیان ہو گئی تھیں اور کچھ باقی رہتی تھیں تو ایک بات تو بیان ہو چکی تھی باقی پانچ باتیں ایسی ہیں جن کے متعلق میں تفصیل سے روشنی نہیں ڈال سکا وہ یہ ہیں۔ پوری حدیث یہ ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا اس دن اللہ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔** اول امام عادل' یہ امام عادل تک میں نے پچھلے ایک خطبے میں مضمون بیان کر دیا تھا اس کے بعد جو چھ دوسرے ایسے خوش نصیب ہیں جن کو جب کوئی سایہ نہیں ہو گا تو اللہ کا سایہ نصیب ہو گا' وہ یہ ہیں۔

دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ وہ نوجوان جس نے اللہ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی' عموماً بڑھاپے میں تو عبادت کی توفیق اکثر لوگوں کو یا کئی لوگوں کو مل ہی جاتی ہے جوانی میں اگر عبادت کی توفیق ملے تو یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک امتیاز ہے۔ **پس وہ شخص جس کی جوانی عبادت میں کٹی ہو اللہ اس پر محبت کی نگاہیں ڈالتا ہے اور جس دن کوئی اور سایہ نہ ہو اس کی یہی نیکی اللہ کے سائے کے طور پر اس کے سر پر تان دی جائے گی یعنی نیکی سایہ بن جائے گی۔**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیسرے وہ آدمی جس کا دل (بیوت الذکر) کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ خواہ وہ بچہ ہے جوان ہے یا بوڑھا ہے اس کا دل ہر وقت (بیت الذکر) میں اٹکا رہتا ہے کہ کب نماز کا وقت ہو گا اور میں وہاں پہنچوں گا اور کوئی دنیا کا خیال اسے (بیوت الذکر) سے غافل نہیں رکھتا یا دنیا کے کاموں کی مشغولیت اسے (بیت الذکر) سے الگ نہیں کرتی یعنی مجبوراً الگ ہو بھی جائے تو دل اٹکا رہتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ پانچوں نمازیں (بیت الذکر) میں پڑھتا ہے یہ فرمایا کہ دل اس کا وہیں اٹکا رہتا ہے۔ نہ بھی پڑھ سکے تو یہ خیال گزرے گا کہ اب فلاں وقت ہو گیا ہے نماز کا اگر مجھے توفیق ہوتی تو میں (بیت الذکر) میں جا کر نماز پڑھتا۔

چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اسی پر متحد ہوئے اور اس کی خاطر ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ یعنی جن کے آپس میں ملنے جلنے کا مقصد سوائے اللہ کی محبت کے اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ ان کی دوستی کا صرف اللہ ہی مرکز ہے۔ اللہ کی خاطر وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ جب ملتے ہیں تو اللہ ہی کی باتیں کرتے ہیں' جب جدا ہوتے ہیں تو اللہ ہی کی باتیں کرتے ہوئے جدا ہوتے ہیں۔ یہاں یہ خاص قابل توجہ بات ہے کہ ایک دوسرے سے اسی محبت کی بناء پر جدا بھی ہوتے ہیں یعنی اللہ کی محبت کا تقاضا جہاں یہ ہو کہ اب تم الگ الگ ہو جاؤ تو پھر وہ الگ الگ ہو جاتے ہیں۔ بعض صوفی منش لوگ بعض دفعہ ساری ساری رات آپس میں مجلس لگائے رکھتے ہیں اور گھر میں بیوی کا خیال ہی نہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت بڑی عبادت ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام باتوں کی باریکیوں سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے۔ اللہ کی خاطر ملنے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب اللہ کی محبت تقاضا کرے کہ جدا ہو جاؤ تو جدا نہ ہوں۔ اگر جدائی کے وقت جدا نہ ہو تو ملنے کا جو عذر تھا کہ اللہ کی خاطر ملے ہیں وہ بھی جھوٹا ہے۔ جو اللہ کی خاطر ملتا ہے وہ اللہ کی خاطر جدا بھی ہو جاتا ہے۔

پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور با اقتدار عورت نے بدی کے لئے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ یہاں حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جن کی ساری زندگی ایک پاک بازی کا نمونہ تھی اور بالخصوص وقت کی ایک بہت خوبصورت عورت کے ذریعے آپ آزمائے گئے تھے اور اس سے بچنے کی وجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوائے اللہ کے خوف کے اور کوئی نہ تھی اور اسی لئے ساتھ بااقتدار بھی فرمایا۔ بااقتدار فرمانے میں ایک تو حضرت یوسف کے واقعہ کی طرف اشارہ واضح ہو جاتا ہے کیونکہ وہ عزیز مصر کی بیوی تھی اور اسے اقتدار نصیب تھا۔ پس اقتدار کہنے میں ایک اور حکمت یہ ہے کہ ویسے کوئی خوبصورت عورت ہو اس سے انسان عام حالات میں خدا کی خاطر بچ سکتا ہے مگر اگر اسے اقتدار بھی ہو اور یہ ڈر ہو کہ وہ بچنے کے نتیجے میں سزا بھی دلوا سکتی ہے جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے معاملہ میں ہوا کہ اس بااقتدار عورت نے آخر ان کو سزا دلوا کے چھوڑی اور یہ واقعہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے حضرت یوسفؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عام اس بات کا بھی اشارہ کر رہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی صاحب اقتدار سے بھی بچ کے رہے تو یہ حقیقی پاکیزگی ہے۔

چھٹے وہ شخص، وہ سخی انسان جس نے پوشیدہ طور پر اللہ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ اب یہ محاورہ ہے ورنہ یہ تو ممکن نہیں ہے کہ ایک انسان اپنے دائیں ہاتھ سے کچھ دے رہا ہو اور بائیں کو پتہ نہ ہو۔ بائیں کو تو پتہ لگتا ہی ہے۔ یہ تو ایک اندرونی ایسا مواصلاتی نظام اللہ نے قائم فرمایا ہوا ہے کہ پاؤں کی انگلی بھی ہلے تو سارے بدن کو علم ہوتا ہے کہ پاؤں کی انگلی ہلی ہے۔ یہ مواصلاتی نظام جو اندرونی مواصلاتی نظام ہے یہ ناکام ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو پھر نہیں پتہ چلتا۔ تو یہاں تو کسی بیماری کا ذکر نہیں ہے ایک تعریف کا کلمہ ہے۔

دائیں ہاتھ سے خرچ کرے تو بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو اس میں محاورے کے علاوہ بھی کچھ معانی مخفی ہیں۔ دایاں ہاتھ اگر آنکھیں رکھتا ہو تو بائیں ہاتھ کو دیکھ نہیں سکتا۔ بایاں ہاتھ اگر آنکھیں رکھتا تو دائیں ہاتھ کو دیکھ نہیں سکتا۔ تو یہ نہ دیکھ سکنے کا مضمون اندھیرے کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور واقعۃً آنحضور ﷺ کے صحابہؓ کا یہ حال تھا جس حال کے متعلق احادیث بوضاحت روشنی ڈال رہی ہیں کہ بعض دفعہ وہ رات کو صدقہ و خیرات کے لئے نکلتے تھے اور اس اندھیرے کے نتیجے میں وہ لوگوں سے چھپتے تھے تو بائیں ہاتھ سے مراد یہاں دوسرے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جن سے وہ چھپ کر صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے، اور اندھیرا ایسا ہوتا تھا کہ یہ بھی نہیں پتہ چلتا تھا کہ کس کو دے رہے ہیں چنانچہ صبح کے وقت لطیفے کے طور پر یہ بات مشہور ہو جاتی تھی کہ ایک شخص نے ایک امیر آدمی کو رات کو کچھ پکڑا دیا۔ اب لطف کی بات یہ ہے کہ اگر اس کو پکڑایا تھا تو اس کو چاہئے تھا کہ انکار کر دیتا کہ میں تو امیر آدمی ہوں، کھاتا پیتا ہوں اور میں یہ قبول نہیں کروں گا لیکن اس میں دوسری خوبی یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ شکریہ لینے کی خاطر ٹھہرتے نہیں تھے اور تیزی سے نکل جایا کرتے تھے اور چونکہ اندھیرا ہوتا تھا اس لئے ان کا پیچھا کرنا بھی ممکن نہیں ہوا کرتا تھا اور اندھیرے میں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کیا پکڑایا گیا ہے۔ وہ دیکھنے والا جب تک دیکھتا کہ یہ کیا چیز مجھے دے دی گئی ہے اس وقت تک وہ نظروں سے غائب ہو جایا کرتا تھا۔ تو یہ مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس پہلو سے بیان فرمایا ہے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی محبت کی بناء پر اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ لوگوں کے سامنے تو آنسو جاری ہو بھی جایا کرتے ہیں مگر جب انسان بالکل تنہا ہو، کوئی بھی نہ ہو اس وقت اگر خدا کی محبت میں آنسو بہیں تو وہ آنسو سب سے زیادہ پیارے آنسو ہیں کیونکہ خدا کے سوا نہیں کوئی دیکھنے والا نہیں۔

ایک اور حدیث نبوی ﷺ میں مذکور ہے جو ترمذی کتاب فضائل الجہاد سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی خشیت سے رونے والا شخص جہنم میں داخل نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں لوٹ جائے۔ اب اس مثال میں کیا تصویر کشی فرمائی گئی ہے۔ دودھ جو ماں کا دودھ بچے کی چیخ و پکار پر اس کی خاطر تھنوں سے نکل جاتا ہے اس کی واپسی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ تو اللہ کی رحمت کا دودھ ہے وہ جب اترتا ہے تو واپس نہیں ہوا کرتا اور چونکہ بچے کے رونے اور چلانے پر دودھ اترا کرتا ہے اس لئے اس انسان کے آنسوؤں پر جو محض اللہ کی خاطر رویا ہے اللہ کی رحمت کا دودھ اترتا ہے۔ پس مثال دی کہ اگر تم نے کبھی دیکھا ہو کہ ماؤں کے تھنوں میں دودھ واپس چلا گیا ہے تو پھر یہ وہم کر سکتے ہو کہ اللہ کی رحمت جو اتر چکی ہو اپنے پیارے پر وہ اس کی طرف واپس لوٹ جائے، یہ نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا اسی طرح خدا تعالیٰ کی راہ میں اڑایا جانے والا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ وہ غزوے میں شامل جیالوں کے دستے جو آنحضرت ﷺ کے پیچھے پیچھے دشمن پر جھپٹا کرتے تھے تو ان کے گھوڑوں کے سموں سے غبار اڑا کرتی تھی اس غبار میں چھپتے تھے یعنی الگ چھپنے کی جگہ نہیں تھی مگر اس تیزی سے جھپٹتے تھے کہ غبار بھی ساتھ ساتھ اڑتی چلی جاتی تھی اور دشمن کو صرف ایک غبار دکھائی دیتی تھی یہاں تک کہ وہ اس کے دستوں میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔ یہ قرآن کریم میں بھی ایک سورۃ میں بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے فرمایا وہ غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں ہو سکتے۔ جہنم کا دھواں بھی ایک غبار ہی تو ہے جس میں ایک چیز چھپ جاتی ہے تو فرمایا یہ دو اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

پس اس غبار کا ایک منظر تو ہم نے بھی گزشتہ زمانوں میں ربوہ میں دیکھا ہوا ہے۔ بعض دفعہ اتنی خشک سردی پڑا کرتی تھی کہ غبار ایک معمولی سی پاؤں کی دھمک سے بھی اڑتی تھی اور جلسے کے دنوں میں مجھے یاد ہے 'نزلہ' زکام 'کھانسی تو اس غبار سے ہو ہی جایا کرتا تھا مگر کپڑے گندے ہو گئے اور چہرے پہ غبار پڑ گئی۔ کسی نے حضرت مصلح موعود سے شکایت کی کہ گرد و غبار کی وجہ سے یہ حال ہو جاتا ہے تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا مبارک ہو' یہ غبار جو تمہارے چہروں پر پڑتی ہے اور کپڑوں کو میلا کرتی ہے یہ تمہیں جہنم سے بچنے کی خوشخبری دے رہی ہے۔ یہ بھی وہ غبار ہے جس غبار کے ساتھ جہنم کا دھواں اکٹھا نہیں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہ ہو سکنے کا مضمون ایک رنگ میں ہمارے زمانے میں بھی دوہرایا گیا ہے اور ہم دیکھتے رہے ہیں اس کو۔

ایک اور حدیث اسی تعلق میں مسلم کتاب الایمان باب الاسلام ماھو و بیان خصالہ سے لی گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایک ایسا باب ہے جس میں الاسلام اور اس کا بیان اور اس کی خصلتوں کا بیان ہے۔ ایک سوال کرنے والے نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احسان کیا ہے؟ فرمایا یہ ہے کہ تو اللہ کی خشیت اختیار کرے گویا کہ تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے۔ یہ مضمون احسان کا قرآن کریم میں بھی بکثرت بیان ہوا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اسے مختلف پہلوؤں سے بیان فرمایا ہے۔

یہاں خشیت کے تعلق میں یہ بیان ہے کہ گویا تو اسے دیکھ رہا ہے۔ انسان اگر اپنے آپ کو بھی دیکھ رہا ہو اور پھر یہ محسوس کرے کہ خدا کو دیکھ رہا ہے تو اس سے خشیت پیدا ہوتی ہے۔ ورنہ اپنا سب کچھ چھپائے پھرتا ہے۔ اور اگر وہ یہ سمجھے کہ خدا دیکھ رہا ہے تو بعض دفعہ دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اللہ گواہ ہے میں تو ٹھیک ٹھاک ہوں۔ اللہ دیکھتا ہے کہ مجھ میں تو کوئی بھی خرابی نہیں۔ تو ایسے شخص کے دل میں خشیت کیسے پیدا ہو سکتی ہے چنانچہ بارہا مجھے اس کا تجربہ ہوا ہے جب میں کسی سے پوچھتا ہوں کہ دیکھو تم نے یہ حرکت کی ہے تو کہتے ہیں آپ کو کیسے پتہ خدا گواہ ہے' اللہ جانتا ہے میرے دل میں تو یہ بات نہیں اور قرآن کریم ایسے لوگوں کی بکثرت مثالیں بیان فرماتا ہے کہ جب آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ ان کی غلطیوں کی طرف اشارہ کرتے تھے تو قسمیں کھایا کرتے تھے اللہ کی قسمیں کھا کر یہ کہتے تھے کہ ہرگز یہ بات نہیں تھی ہم تو بڑے نیک ارادے رکھتے تھے اور آپ لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے۔

پس اللہ کے حلف اٹھانے سے' اللہ کی قسمیں کھانے سے یہ یقین نہیں ہو سکتا کہ وہ شخص خدا کو دیکھ رہا ہے اس حال میں کہ اس کے دل پر خشیت طاری ہو۔ ایک ہی شرط ہے جو میں نے بیان کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بھی دیکھ رہا ہو اور جو اپنے آپ کو دیکھ رہا ہو اس کے دماغ میں تکبر کا کیڑا بھی نہیں پڑ سکتا۔ اگر کوئی بری حرکت کرتے ہوئے یا چوری کرتے ہوئے دیکھ لے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے تو اس شخص کے رعب سے جتنا بھی وہ رعب ہے اس کے دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں خشیت طاری ہوگی لیکن کوئی دیکھ رہا ہو اور پتہ نہ لگے کہ کوئی کیا کر رہا ہے مجال ہے جو کسی قسم کی خشیت اس پر طاری ہو۔

پس یہ مضمون اس پہلو سے غور سے سمجھنے کے لائق ہے کہ احسان کی ایک تعریف یہ فرمائی گئی ہے کہ ایک شخص اللہ کو دیکھ رہا ہو گویا دیکھ رہا ہو کہ وہ اپنے نفس کو بھی دیکھ رہا ہو اور جانتا ہو کہ اس حالت میں جب بھی اللہ کی نظر پڑی میں پکڑا گیا اس کے نتیجے میں جسم پہ لرزہ طاری ہو جائے گا۔ پس لرزہ طاری کرنے کا مضمون کوئی اتفاقی نہیں ہے اس کی جڑیں گہرے مطالب میں ہیں۔ چنانچہ فرمایا اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا۔ بسا اوقات ایک انسان کسی کو نہیں دیکھ رہا ہوتا مگر کوئی غیب میں اسے دیکھ رہا ہوتا ہے اس سے بھی ڈرتا ہے۔ آج کل انگلستان میں مختلف جو سٹور ہیں' بڑی بڑی دکانیں ہیں ان پہ ایسے کیمرے لگ گئے ہیں کہ ایک انسان دیکھ نہیں سکتا کہ کون اسے دیکھ رہا ہے مگر غائب آنکھیں اسے دیکھ رہی ہوتی ہیں۔ پس اگر دکاندار کو آنکھوں کے سامنے دیکھے تو اس کے سامنے تو چوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن اس وجہ سے بھی وہ بچتا ہے کہ دیکھ رہا ہے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔ کون ہے؟ وہ نہیں جانتا' غائب میں ہے۔

پس یہ مفہوم ہے دوسرا احسان کا کہ یہ خیال رکھے کہ اللہ کی نظر اس پر ہر حال میں رہتی ہے۔ وہ ظاہری طور پر یا باطنی طور پر اسے دکھائی نہ بھی دے تو یہ احساس ضرور ہے کہ وہ اسے ضرور دیکھ رہا ہے اور اس دیکھنے پر صرف کامل اور سچے متقی کو ہی جرأت ہو سکتی ہے کہ وہ کہے سبحان من یرانی پاک ہے وہ جو ہر حال میں مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بالارادہ اس نے کبھی کوئی بھی خدا کی نافرمانی کا قدم نہیں اٹھایا' نہ خدا کی نافرمانی کی باتیں سوچیں اور اس کامل یقین کے ساتھ وہ کہہ رہا ہے سبحان من یرانی پاک ہے میرا اللہ' پاک ہے وہ ذات جو ہر حال میں مجھے دیکھ رہی ہے۔ اور دیکھنے کا مفہوم جیسا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں یہاں محبت اور پیار اور حفاظت کی نظر ڈالنا بھی ہے۔ تو پاک ہے وہ ذات جو ہر حال میں مجھ پر حفاظت کی نظر ڈالتی ہے' مجھے کمزوریوں سے بچاتی ہے' مجھے دشمنوں سے نجات دیتی ہے اور دشمنوں سے میری حفاظت فرماتی ہے۔ تو فرمایا اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے ضرور دیکھ رہا ہے یہ وہ شخص ہے جو احسان کرنے والا ہے۔

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے بارہ میں ایک لمبی روایت ہے جس میں انہوں نے ایک دعا کا ذکر کیا ہے جس کا تعلق اس مضمون سے ہے۔ یہ مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کا اس حدیث میں ذکر کرتے ہیں جو یہ تھی۔ اللھم اسئلک خشیتک فی الغیب والشھادۃ اے میرے اللہ میں تیری خشیت طلب تاہوں غیب میں بھی اور شہادۃ میں بھی۔ اس نے اس مضمون کو بہت وضاحت سے بیان فرما دیا جو میں نے ابھی آپ کے سامنے رکھا ہے اور یہ حدیث اسی مضمون کو قوت بخش رہی ہے۔ اور ایک زائد بات اس میں یہ ہے کہ اس بات کی دعا بھی تو کیا کرو ورنہ بغیر دعا کے از خود تمہیں یہ برکت نصیب نہیں ہو سکتی' یہ سعادت نصیب نہیں ہو سکتی کہ تم جب دیکھو خشیت محسوس کرو۔

تو اللہ سے یہ دعا کیا کرو کہ جب تو دکھائی نہیں بھی دے رہا ہوتا میں جانتا ہوں کہ تو غیب میں ہے اور ہر حال میں انسان خدا تعالیٰ کو شعوری طور پر محسوس نہیں کرتا کہ وہ موجود ہے۔ اگر ایسا ہو تو اس کی زندگی سوائے ان اولیاء کے جو خدا کے ساتھ رہنے اور ہمہ وقت رہنے کے عادی ہوتے ہیں' عام انسان کی زندگی کٹھن ہو جائے۔ بعض بچے جب بڑے ہوتے ہیں تو ماؤں سے کہتے ہیں ہمارے ساتھ نہ پھرو' باپوں سے کہتے ہیں ہر وقت نہ ہمارے ساتھ رہا کرو کچھ تو ہمیں آزادی کے سانس لینے دو' ہم الگ ہو کے بھی جی کے دیکھیں۔ تو پیاروں کے ساتھ رہنا بھی ایک حد تک اچھا لگتا ہے پھر برا لگنے لگ جاتا ہے تو اس لئے خدا کے ساتھ رہنے کا جو مضمون ہے اس پر یہ حدیث روشنی ڈال رہی ہے کہ **اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ اپنا غیب میں بھی ساتھ عطا فرمائے تو ایسا ساتھ عطا فرمائے کہ اس کے نتیجے میں خشیت پیدا ہو** یعنی بے حیائی نہ ہو۔

چنانچہ قرآن کریم کی ایک اور آیت ایسے گناہ کا ذکر کرتی ہے جو جنب اللہ میں کیا گیا۔ ہر وقت اللہ ساتھ رہتا ہے مگر جسارت ہے اس کے باوجود بھی گویا اس کے پہلو میں چل رہا ہے اور گناہوں کی جسارت کر رہا ہے۔ تو فرمایا کہ غیب میں بھی خشیت عطا فرما اور شہادۃ میں بھی۔ جب ہم سمجھیں کہ تو پاس نہیں ہے اس وقت تیری خشیت ضرور نصیب ہو اور جب جانتے ہوں کہ تو ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا ہے تب بھی تیری خشیت نصیب ہو۔ تو اس دعا پر اس حدیث کے مضمون کی تان ٹوٹتی ہے یعنی اس سے اوپر پھر اور کوئی مضمون بیان نہیں ہو سکتا کہ انسان اپنی کمزوریوں پر نظر ڈالتے ہوئے اللہ ہی سے التجا کرے کہ وہ اسے یہ توفیق عطا فرمائے۔ اگر اللہ کی توفیق عطا نہ ہو تو کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔

اب ایک مضمون خشیت کا علم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس مضمون پر ابی الدرداء کی ایک روایت ہے جو ترمذی کتاب العلم باب ماجاء فی ذھاب العلم میں دی گئی ہے۔ حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپؐ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہوئے فرمایا' ایسی گھڑی بھی آنے والی ہے جس میں علم لوگوں سے چھین لیا جائے گا' ایک ایسی گھڑی آئے گی کہ لوگوں سے علم چھین لیا جائے گا۔ اب اگر اللہ علم چھین لے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ کسی انسان کا اختیار کیا ہے کہ وہ اس علم کو زبردستی چمٹے رہے۔ تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تو ساتھ فرمایا وہ اس میں سے کسی بات پر بھی قدرت نہیں رکھیں گے یعنی علم کے کسی پہلو پر بھی ان کو مقدرت نہیں ہوگی۔

یہ ایک بڑی تعجب والی بات تھی کہ ایسی گھڑی کیسے آ سکتی ہے کہ اللہ علم کو چھین لے جب کہ لوگ علم کو چمٹنا چاہیں اور علم کی حفاظت کرنا چاہیں۔ یہ ایک خیال زیادؓ بن لبید انصاری کے دل میں گزرا تو انہوں نے عرض کی ہم سے علم کیسے چھین لیا جائے گا جب کہ ہم نے قرآن پڑھا ہے اور ہم ضرور اسے پڑھتے رہیں گے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں گے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے زیاد تیری ماں تجھے گم کر دے میں تو تجھے مدینے کے فقہاء میں سے سمجھا کرتا تھا۔ زیاد کے متعلق یہ بیان ان کی علمی شان اور تفقہ کو بھی ظاہر فرما رہا ہے اور یہ بھی کہہ رہا ہے کہ تم اس بات کو نہیں پا سکے جو میں نے بیان کی ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے اگر تم بھی نہیں سمجھو گے تو پھر باقی لوگ کیسے سمجھیں گے۔ ایک آدمی جو بہت فقیہہ ہو اور بہت سمجھ دار ہو وہ نہ سمجھے تو کہتے ہیں لو جی تم بھی نہیں سمجھتے تو پھر اور کیا سمجھیں گے۔ تو اس رنگ میں آپؐ نے فرمایا۔ اور ماں گم کر دے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی بددعا ہے۔ یہ عرب محاورہ تھا کہ تیری ماں تجھے کھو دے یعنی ماں جب کھو دے تو اسے بہت تکلیف پہنچتی ہے تو شاید اس محاورے کا یہ مطلب ہو کہ تم ایسی بات کر رہے ہو کہ تمہارے پیاروں کو اس سے تکلیف ہو رہی ہے تو ایسی باتیں نہ کیا کرو کہ تم سے محبت کرنے والے محسوس کریں گویا انہوں نے تمہیں گم کر دیا ہے۔ بہرحال اس پر آپؐ نے فرمایا اے زیاد تری ماں تجھے کھو دے میں تو تجھے مدینے کے فقہاء میں شمار کرتا تھا اور آگے مثال کیسی عمدہ دی ہے دیکھو یہ تورات اور انجیل یہود و نصاریٰ کے پاس ہیں' وہ اس کا درس بھی دیتے ہیں' وہ پڑھتے بھی ہیں' بڑے بڑے مدارس جاری ہیں' بڑے بڑے فقہاء ان مدارس میں تقریریں کرتے ہیں مگر ان کو کیا فائدہ دیتی ہیں' کچھ بھی نہیں۔

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسری احادیث میں مثال بیان فرمائی ہے کہ میری قوم پر بھی وہ وقت آ جائے گا جیسا یہود کی امت پر اور نصاریٰ کی امت پر مجھ سے پہلے آیا تھا اسی کا اشارہ فرما رہے ہیں۔ کیا چیز تھی جو ان کے دل میں نہیں رہی تھی۔ خوف خدا۔ جب **خوف اٹھ جائے گا' خشیت جاتی رہے گی تو علم کی بھرمار ہو' طومار لگے ہوں وہ کچھ بھی اس قوم کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے جن کے دلوں سے خوف خدا اٹھ چکا ہو۔** زبیر کہتے ہیں میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ملا اور کہا کہ تم نے سنا ہے کہ تیرا بھائی ابوالدرداء کیا کہہ رہا ہے پھر میں نے ابوالدرداء کی یہ ساری روایت عبادہ بن صامت کو بتائی۔ عبادہ نے کہا ابوالدرداء نے سچ کہا ہے اگر تو پسند کرے تو میں تجھے وہ پہلا علم بتا دیتا ہوں جو لوگوں سے چھین لیا گیا یا چھین لیا جائے گا۔ اگر تم چاہتے ہو کہ معلوم کر لو وہ علم کیا ہے جو چھین لیا جائے گا۔ فرمایا وہ خشوع ہے۔

اللہ کے حضور خشیت کے ساتھ جھک جانا' اس کے آگے خاک پہ بچھ جانا یہ وہ علم ہے جو قرآن کریم کی رو سے علم کہلاتا ہے۔ پھر کہتے ہیں وہ وقت آتا ہے کہ تو ایک جماعت کی مسجد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں داخل ہو گا تو اس میں ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ پائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جس کا قرآن کریم کی اس آیت میں ذکر ہے (-) کہ اللہ سے تو صرف اور صرف اس کے بندوں میں سے علماء ڈرتے ہیں۔ تو جو ڈرتے نہیں ہیں وہ علماء نہیں ہیں، علم نہیں چھینا گیا وہ خوف چھینا گیا جو علم کی روح ہے۔ کیسے لطیف انداز میں آنحضور ﷺ نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر فرمائی۔ ورنہ اب غیر علماء بھی ڈرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں مگر فرمایا علم ہے ہی خشوع کا دوسرا نام۔ جسے علم ہو اس کے دونوں پہلو ہونے لازم ہیں۔ اللہ کا بھی علم ہو اور اپنی ذات کا بھی علم ہو۔

یہ دنیاوی علماء مراد نہیں ہیں جنہوں نے عربی گرامریں پڑھی ہوں یا قرآن کریم کو مجلسوں میں پڑھا ہوا ہو ان سے یہ علم عطا نہیں ہوا کرتا۔ اللہ کے نزدیک علماء وہ ہیں جو ظاہری علوم نہ رکھنے کے باوجود باطنی طور پر سب سے بڑے عالم ہوں۔ اس پہلو سے آنحضرت ﷺ پر غور کر لو۔ آنحضور ﷺ نے کن مجلسوں میں تعلیم پائی تھی، کہاں مختلف زبانوں کے علوم حاصل کئے تھے، کہاں سائنس پڑھی تھی، کہاں دنیا کے عجائبات پر غور کیا، ان کو دیکھا، کچھ بھی نہیں۔ امّی تھے اور دنیا کے سب علماء سے بڑھ کر عالم اس لئے کہ اللہ کی خشیت تھی دل میں۔ **اور خشیت کے نتیجے میں صرف خدا کا خوف اور اپنے نفس کی معرفت ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ وہ علوم عطا فرمایا کرتا ہے جو ہر زنگ اور بدی سے پاک ہوتے ہیں۔** اس لئے واقعۃً آنحضرت ﷺ سب عالموں سے بڑھ کر عالم تھے۔ نہ آپؐ سے پہلے کوئی ایسا عالم گزرا، نہ آئندہ کبھی قیامت تک ایسا عالم پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کو پڑھ کر غور سے دیکھ لیں اس کثرت سے علوم کا بیان ہے جو پہلے گزر گئے تھے، جو بعد میں آنے والے تھے قیامت تک آنے والے علوم کا اور قیامت کے بعد ظاہر ہونے والے علوم کا، ازل کا علم ہے جو قرآن کریم میں ہے اور یہ کتاب آنحضرت ﷺ پر اتاری گئی کیونکہ اس آیت کا صحیح، کامل اطلاق آپؐ کی ذات پر ہوتا تھا کہ (-) کہ اللہ سے تو صرف وہی ڈرتے ہیں جو اللہ کے نزدیک علماء ہوں اور علم کا دوسرا نام خشیت الٰہی ہے۔

اب میں حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات کے حوالے سے اس مضمون کو آگے بڑھاتا ہوں۔ پہلے اقتباس میں افلح کے وہ معنے بیان ہوئے ہیں جن کی طرف عام طور پر لوگوں کا دھیان نہیں جاتا کیونکہ افلح کا مطلب یہ نظر آتا ہے جس نے نجات حاصل کر لی۔ یہ ایک لازم ہے اور اگر متعدی کے معنوں میں لیا جائے تو جس نے نجات دے دی۔ لیکن حضرت مسیح موعود (-) نے جو معنے لغت کے حوالے سے بیان فرمائے ہیں وہ اس سے کچھ مختلف ہیں۔ فرمایا "افلح کے لغت میں یہ معنے ہیں کہ اصیر الی الفلاح کہ وہ فلاح کی طرف پھیر دیا گیا۔ اب یہ معنے بالعموم علماء کے ذہن میں آتے ہی نہیں۔ کہ یہ تو ایک لازم کا صیغہ ہے متعدی کا بھی ہو سکتا ہے مگر مجہول نہیں مگر افلح کے معنے مجہولیت کے لحاظ سے بھی لئے گئے ہیں اور اہل لغت اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

پس افلح کا مطلب ہے ایسے مومن نجات پا گئے جن کے دل اللہ نے پھیر دیئے، جن کے دلوں کو اللہ نے نجات کی خاطر تبدیل فرما دیا۔ تو اللہ ہی ہے جو دلوں میں خوف خدا پیدا فرماتا ہے اور اللہ ہی دلوں کو نجات کی خاطر، نجات کے لئے پھیرتا ہے۔ یہ ایک نیا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے ضمیمہ براہین احمدیہ (روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 230) میں بیان فرمایا۔ اصیر الی الفلاح یعنی فوز مرام کی طرف پھیرا گیا" فلاح بھی وہ کہ اس سے بڑھ کر، اس سے اعلیٰ نجات کا تصور ممکن نہیں۔ "پھیرا گیا اور حرکت دیا گیا" اب کیسا خوبصورت کلام ہے صرف پھیرا ہی نہیں گیا اس کی طرف بڑھنے کے لئے تحریک بھی کر دی گئی ورنہ ایک انسان ایک اچھی چیز کو دیکھتا ہے بعض دفعہ پسند بھی کرتا ہے مگر اس کی طرف جاتا نہیں اور بندھن ہیں جو اس کو روک دیتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ بہت ہی لطیف، عارفانہ کلام پر مشتمل ہوتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ "فوز مرام کی طرف پھیرا گیا اور حرکت دیا گیا۔" یہ حرکت اللہ کے فیض کے سوا انسان کو مل ہی نہیں سکتی۔ **"پس ان معنوں کی رو سے مومن کا نماز میں خشوع اختیار کرنا فوز مرام کے لئے پہلی حرکت ہے۔"** اب حرکت کی خشوع کے ذریعے تعریف فرما دی کیونکہ خشوع کے وقت انسان کا دل لرز رہا ہوتا ہے۔ وہ دل ساکت اور جامد نہیں رہتا اس میں ایک ہنگامہ سا برپا ہو جاتا ہے اور جتنے بھی عوامل ہیں دنیا میں وہ حرکت کے بغیر ممکن نہیں۔ فزکس کی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں ایٹم یا مالیکیول کی ایکسائیٹڈ سٹیٹ۔ جب تک ایکسائٹمنٹ نہ ہو ان کے اندر جو شعوری طور پر محسوس نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک قسم کا شعور بھی عطا کیا ہوا ہے جو اندرونی ہے جسے ہم سمجھ نہیں سکتے۔ وہ ایکسائیٹ ہو جاتے ہیں۔ جب ایکسائیٹ ہوتے ہیں تو پھر وہ دوسرے مادوں کے ساتھ ری ایکٹ کرتے ہیں، ان کے ساتھ مل کر تیسری چیز بناتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود (-) کے محاوروں میں اگرچہ بظاہر سائنٹیفک اصطلاحیں استعمال نہیں ہوئیں مگر بعینہٖ سائنٹیفک اصطلاحیں استعمال ہو رہی ہیں جس کا علم نہ ہو وہ سوچ نہیں سکتا کہ یہاں حرکت سے کیا مراد ہے۔ "پس ان معنوں کی رو سے مومن کا نماز میں خشوع اختیار کرنا فوزِ مرام کے لئے پہلی حرکت ہے" فوز مرام کی خواہش تو سب کے دل میں ہے مگر خشوع کے بغیر اس کی طرف حرکت نہیں پیدا ہوتی۔ پس یہ پہلی حرکت ہے۔ "جس کے ساتھ تکبر اور عُجب وغیرہ چھوڑنا پڑتا ہے" اب یہ جو حرکت ہے اسے روکنے کے لئے عُجب اپنے نفس کی، اپنی ذات پسند، اپنی نگاہوں میں اپنی ذات کو اچھا سمجھنا اور تکبر دوسروں کے مقابل پر اپنے آپ کو اچھا سمجھنا۔ تو دونوں پہلو جو ہیں ان کو چھوڑے بغیر یہ حرکت اس کو اجازت نہیں دے گی کہ اللہ کی طرف بڑھے۔ گویا زنجیریں ہیں پاؤں میں، رسیوں سے باندھی ہوئی چیز ہے وہ جانا چاہے بھی تو جا نہیں سکتی۔

تو فرمایا یاد رکھو فوزِ مرام کی طرف جب حرکت نصیب ہو تو ان بندھنوں کو توڑ دیا کرو۔ اس کے بعد اگر عُجب اور تکبر باقی رہا تو تم واپس اپنے پہلے حال کی طرف چلے جاؤ گے اور یہ حرکت تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں دے گی۔ فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ "انسان کا نفس خشوع کی سیرت اختیار کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق پکڑنے کے لئے مستعد اور تیار ہو جاتا ہے۔" اب خشوع عارضی بھی ہوا کرتا ہے، حرکت بھی پیدا ہوتی ہے مگر اگر وہ سیرت نہ بن جائے، انسان کی فطرت میں خشوع نہ پیدا ہو جائے تو وہ اس کا ساتھ چھوڑ دیا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (-) نے بعض دوسری مثالوں سے تفصیل کے ساتھ اس مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ **خشوع سے خوش نہ ہو جاؤ کہ کوئی لمحہ تمہیں خشوع کا نصیب ہوا بعید نہیں کہ تم نے اگر تکبر اور عُجب سے خلاصی نہ پائی تو یہ دونوں چیزیں تمہیں واپس کھینچ کے اس جمود کی حالت کی طرف لے جائیں گی کہ پھر خدا کی طرف تمہیں حرکت نصیب نہیں ہو گی۔**

"مستعد اور تیار ہو جاتا ہے" ایسے حال میں کہ وہ اس کی فطرت کا حصہ بن جاتا ہے ہر وقت تیار رہتا ہے کہ کوئی بھی بہانہ ملے تو اللہ کی طرف حرکت کر جائے۔ ملفوظات جلد اول میں حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فرمان درج ہے۔ "خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا بے معنی اور لغو ہے۔ جب تک انسان پوری کوشش سے، اپنی محنت سے خود برائیاں دور کرنے کے لئے جدوجہد نہ کرے۔ پس وہی لوگ سعی کرنے والے ہیں جو جہاں تک ان میں طاقت ہے وہ اپنی برائیاں دور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

فرمایا "جہاں عاجز آ جاؤ" اب ہر انسان جانتا ہے کہ کئی برائیاں ہیں جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتیں وہ بہت کوشش کرتا ہے، بہت محنت کرتا ہے کہ ان سے نجات پائے مگر ایک موقع پر جا کے عاجز آ جاتا ہے۔ کچھ پیش نہیں جاتی وہ برائی ہے کہ چھوڑتی ہی نہیں، چمٹ جاتی ہے۔ فرمایا اس وقت "صدق اور یقین سے ہاتھ اٹھاؤ۔ یہ جانتے ہوئے کہ تم عاجز آ گئے ہو اللہ عاجز نہیں آ سکتا۔" یہ کامل یقین ہو کہ اللہ کسی چیز سے عاجز نہیں آ سکتا۔ اس وقت انسان جب یہ سمجھے کہ میں عاجز آ گیا تو اس کے نتیجے میں حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں کہ اس کے دل میں خشوع پیدا ہو گا اور واقعۃً ایک انسان پورے خلوص نیت سے ایک چیز سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کر رہا ہو اور وہ پیچھا ہی نہ چھوڑ رہی ہو تو عاجز آ جاتا ہے۔ اس وقت اس کے دل سے ایک بے قراری کی دعا اٹھتی ہے اسی بے قراری کا نام خشوع ہے۔

اب ایک شخص کا ایک کتا پیچھا کر رہا ہے اور چھوڑتا ہی نہیں۔ کوئی اور بلا پیچھے لگی ہوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی' وہ مڑ مڑ کے دیکھتا بھی ہے۔ کبھی چھپ جاتی ہے کبھی پھر پیچھے تو جب کچھ پیش نہ جائے پھر اس کے دل میں خشوع پیدا ہوگا' خوف بھی پیدا ہوگا اور انکساری اور عاجزی بھی پیدا ہوگی کہ کیا مصیبت میرے گلے پڑ گئی ہے۔ بیماریوں کا بھی یہی حال ہے۔ بعض لوگ اپنی بیماریوں سے واقف نہیں ہوتے اس لئے ان کے دل میں خشوع نہیں پیدا ہوتا مگر بیماری اندر اندر ان کا پیچھا کرتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ جب وہ بیماری کو پیچھا کرتے ہوئے دیکھ لیتے ہیں اکثر اس وقت بیماری ان پر غالب آچکی ہوتی ہے وہ وقت ہے خشوع کا' وہی وقت ہے جب وہ دعاؤں کے لئے بھی لکھتے ہیں۔

مگر حضرت مسیح موعود(-) نے جو مضمون بیان فرمایا ہے اس میں بیماری سے پہلے' پہلے اس کے کہ وہ بڑھ چکی ہو اپنی طرف سے کوشش کر کے اس سے پیچھا چھڑانا بھی شامل ہے اور اگر وہ غالب آہی چکی ہو جب کچھ پیش نہ جائے اس وقت جو درد دل سے اٹھی ہوئی دعا ہے وہ قبول ہوگی اگر صدق اور ایمان ہو۔ اب ایسے بہت سے بیمار مجھے بھی خط لکھتے ہیں کہ بہت درد دل سے دعائیں کی ہیں بیماری پیچھا نہیں چھوڑ رہی' کچھ پیش نہیں جا رہی مگر حضرت مسیح موعود(-) سچے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ان کو کامل یقین نہیں ہوتا وہ ہاتھ تو اٹھاتے ہیں اس خیال سے کہ اور چارہ ہی کوئی نہیں' اللہ کے سوا کوئی چارہ دکھائی ہی نہیں دے رہا ہوتا اس لئے ہاتھ تو اٹھا دیتے ہیں مگر وہ صدق اور ایمان جو دل کو یقین سے بھر دیتا ہے اور کامل یقین کے ساتھ وہ اللہ کے حضور حاضر ہوں اس کی توفیق نہیں ملتی اور یہ وجہ اچانک پیدا نہیں ہوا کرتی۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگوں کو بغیر کسی علاج کے ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حیرت انگیز شفا بخشی جس کو ڈاکٹر بھی بطور مثال بیان کرتے ہیں اور بعض بے چارے گریہ وزاری کرتے ہوئے ہاتھوں سے نکل گئے اور ان کو کوئی شفا نصیب نہیں ہوئی دراصل ان کے پہلے مسلک پر اللہ کی نظر ہوتی ہے مگر اب چونکہ وقت ہو چکا ہے باقی اسی مضمون سے میں انشاء اللہ آئندہ باقی باتیں بیان کروں گا۔

اسوۂ حسنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

آپؐ کی طبیعت نہایت ہی سادہ تھی۔ کسی دکھ پر گھبراتے نہیں تھے۔ اور کبھی کسی خواہش سے حد سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے تھے۔ آپؐ کی پیدائش سے پہلے آپؐ کے والد اور بچپن میں ہی آپؐ کی والدہ فوت ہو گئی تھیں۔ ابتدائی آٹھ سال آپؐ نے اپنے دادا کی نگرانی میں گزارے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے چچا ابو طالب کی ولایت میں پرورش پائی۔ چچا کا خونی رشتہ بھی تھا۔ اور ان کے والد نے بھی مرتے وقت رسول کریم ﷺ کے حق میں خاص طور پر وصیت فرمائی تھی اس لئے وہ رسول کریم ﷺ سے خاص طور پر محبت بھی رکھتے تھے اور آپؐ کا خیال بھی رکھتے تھے لیکن چچی میں نہ وہ شفقت کا مادہ تھا نہ خاندانی ذمہ داریوں کا احساس' جب گھر میں کوئی چیز آتی تو بسا اوقات وہ اپنے بچوں کو پہلے دیتیں اور رسول کریم ﷺ کا خیال نہ رکھتیں۔ ابو طالب گھر میں آتے تو بجائے اس کے کہ اپنے چھوٹے بھتیجے کو روتا ہوا یا گلہ کرتا ہوا پاتے وہ دیکھتے کہ ان کے بچے تو کوئی چیز کھا رہے ہیں لیکن ان کا چھوٹا سا بھتیجا کوہِ وقار بنا ایک طرف بیٹھا ہے۔ چچا کی محبت اور خاندانی ذمہ داریاں ان کے سامنے آجاتیں وہ دوڑ کر اپنے بھتیجے کو بغل میں لے لیتے اور کہتے میرے بچے کا بھی تو خیال کرو' میرے بچے کا بھی تو خیال کرو۔ ایسا اکثر ہوتا رہتا تھا۔ مگر دیکھنے والے بتاتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی شکوہ کیا نہ آپ کے چہرہ پر کبھی ملال ظاہر ہوا۔ نہ اس وجہ سے کبھی چڑچڑاپن پیدا ہوا۔ نہ اپنے چچیرے بھائیوں سے رقابت پیدا ہوئی۔ چنانچہ آپؐ کی زندگی بتاتی ہے کہ کس طرح آپؐ نے بعد کے بدلے ہوئے حالات میں حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کو اپنی تربیت میں لے لیا اور ہر طرح سے ان کی بہتری کی تدابیر کیں۔

رسول کریم ﷺ کی زندگی دنیوی طور پر بھی نہایت ہی تلخ طور پر گزری ہے۔ پیدائش سے پہلے ہی اپنے والد کی وفات پھر والدہ اور دادا کی یکے بعد دیگرے وفات۔ پھر جب شادی ہوئی تو آپ کے بچے متواتر فوت ہوتے چلے گئے اس کے بعد پے در پے آپؐ کی کئی بیویاں فوت ہوئیں۔ جن میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی باوفا اور خدمتگزار بیوی بھی تھیں۔ مگر آپؐ نے ان مصائب کو خوشی سے برداشت کیا اور ان غموں نے نہ آپؐ کی کمر توڑی نہ آپ کی خوش مزاجی پر کوئی اثر ڈالا۔ دل کے زخم کبھی آنکھوں سے نہیں پھوٹے۔ چہرہ ہر ایک کے لئے بشاش رہا اور شاذ و نادر ہی کسی موقع پر آپؐ نے اس درد کا اظہار کیا۔ ایک دفعہ ایک عورت جس کا لڑکا فوت ہو گیا تھا اپنے لڑکے کی قبر پر ماتم کر رہی تھی۔ رسول کریم ﷺ وہاں سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا۔ اے عورت صبر کر۔ خدا کی مشیت ہر ایک پر غالب ہے۔ وہ عورت رسول کریم ﷺ کو پہچانتی نہ تھی اس نے آگے سے جواب دیا جس طرح میرا بچہ مرا ہے تمہارا بچہ بھی مرتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ صبر کیا چیز ہے۔ رسول کریم ﷺ صرف یہ کہہ کر وہاں سے آگے چل پڑے۔ ایک نہیں میرے سات بچے فوت ہو چکے ہیں۔ پس اس قسم کے موقع پر اتنا اظہار تھا جو رسول کریم ﷺ اپنے گزشتہ مصائب پر کبھی کر دیتے تھے۔ ورنہ بنی نوع انسان کی خدمت میں کوئی کوتاہی ہوئی۔ نہ آپ کی بشاشت میں کوئی فرق آیا۔

تحمل

تحمل آپؐ میں اس قدر تھا کہ اس زمانہ میں بھی کہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بادشاہت عطا فرما دی تھی۔ آپؐ ہر ایک کی بات سنتے اگر وہ سختی بھی کرتا تو آپؐ خاموش ہو جاتے اور کبھی سختی کرنے والے کا جواب سختی سے نہ دیتے۔ مسلمان رسول کریم ﷺ کو آپؐ کے نام کی بجائے آپؐ کے روحانی درجہ سے پکارتے تھے یعنی یا رسول اللہ کہہ کر بلاتے تھے غیر مذاہب کے لوگ ایشیائی دستور کے مطابق آپؐ کا ادب اور احترام اس طرح کرتے تھے کہ بجائے آپ کو محمدؐ کہہ کر بلانے کے ابوالقاسم کہہ کر بلاتے تھے۔ جو آپؐ کی کنیت تھی (ابوالقاسم کے معنے ہیں قاسم کا باپ۔ قاسم آپ کے ایک بیٹے کا نام تھا) ایک دفعہ ایک یہودی مدینہ میں آیا اور اس نے آپؐ سے آکر بحث شروع کر دی۔ بحث کے دوران میں وہ بار بار کہتا تھا۔ اے محمدؐ بات یوں ہے۔ رسول کریم ﷺ بغیر کسی انقباض اس کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔ مگر صحابہؓ اس کی یہ گستاخی دیکھ کر بے تاب ہو رہے تھے۔ آخر ایک صحابیؓ سے نہ رہا گیا اور اس نے یہودی سے کہا کہ خبردار آپؐ کا نام لے کر بات نہ کرو تم رسول اللہ نہیں کہہ سکتے تو کم سے کم ابوالقاسم کہو۔ یہودی نے کہا میں تو وہی نام لوں گا جو ان کے ماں باپ نے ان کا رکھا تھا۔ رسول کریم ﷺ مسکرائے اور اپنے صحابہؓ سے کہا دیکھو یہ ٹھیک کہتا ہے میرے ماں باپ نے میرا نام محمدؐ ہی رکھا تھا جو نام یہ لینا چاہتا ہے اسے لینے دو اور اس پر غصہ کا اظہار نہ کرو۔

آپؐ جب باہر کام کے لئے نکلتے تو بعض لوگ آپؐ کا رستہ روک کر کھڑے ہو جاتے اور اپنی ضرورتیں بیان کرنی شروع کر دیتے۔ جب تک وہ لوگ اپنی ضرورتیں بیان نہ کر لیتے آپؐ کھڑے رہتے جب وہ بات ختم کر لیتے تو آپؐ آگے چل پڑتے۔ اسی طرح بعض لوگ مصافحہ کرتے وقت دیر تک آپؐ کا ہاتھ پکڑے رکھتے۔ گو یہ طریق ناپسندیدہ ہے اور کام میں روک پیدا کرنے کا موجب ہے مگر رسول کریم ﷺ کبھی ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ چھڑاتے بلکہ جب تک وہ مصافحہ کرنے والا آپؐ کے ہاتھ کو پکڑے رکھتا آپؐ بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے دیتے۔ ہر قسم کے حاجتمند آپؐ کے پاس آتے اور اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ بعض دفعہ آپؐ مانگنے والے کو اس کی ضرورت کے مطابق کچھ دے دیتے تو وہ اپنی حرص سے مجبور ہو کر اور زیادہ کا مطالبہ کرتا اور آپؐ پھر بھی اس کی خواہش پوری کر دیتے۔ بعض دفعہ لوگ کئی دفعہ مانگتے چلے جاتے اور آپؐ ان کو ہر دفعہ کچھ نہ کچھ دیتے چلے جاتے۔ جو شخص خاص طور پر مخلص نظر آتا اسے اس کے مانگنے کے مطابق دے دینے کے بعد صرف اتنا فرما دیتے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم خدا پر توکل کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک مخلص صحابی نے متواتر اصرار کر کے آپؐ سے کئی دفعہ اپنی ضرورتوں کے لئے روپیہ مانگا۔ آپؐ نے اس کی خواہش کو تو پورا کر دیا۔ مگر آخر میں فرمایا سب سے اچھا مقام تو یہی ہے کہ انسان خدا پر توکل کرے۔ اس صحابی کے اندر اخلاص تھا اور ادب بھی تھا جو کچھ وہ لے چکا ادب سے اس نے واپس نہ کیا لیکن آئندہ کے متعلق اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری آخری بات ہے اب میں آئندہ کسی سے کسی صورت میں بھی سوال نہیں کروں گا۔ ایک دفعہ جنگ ہو رہی تھی غضب کا معرکہ پڑ رہا تھا۔ نیزے پھینکے جا رہے تھے۔ تلواریں کھٹا کھٹ گر رہی تھیں کھوے سے کھوا چل رہا تھا۔ سپاہی پر سپاہی ٹوٹا پڑ رہا تھا کہ اس صحابی کے ہاتھ سے اس وقت جبکہ وہ دشمن کے نرغہ میں گھرے ہوئے تھے کوڑا گر گیا۔ ایک ہمراہی پیدل سپاہی نے اس خیال سے کہ اگر افسر نیچے اترا تو ایسا نہ ہو کہ کوئی نقصان پہنچ جائے جھک کر کوڑا اٹھانا چاہا' تاکہ ان کے ہاتھ میں دیدے۔ اس صحابی کی نظر اس سپاہی پر پڑ گئی اور انہوں نے کہا اے میرے بھائی تجھے خدا ہی کی قسم تو کوڑے کو ہاتھ نہ لگا یہ کہتے ہوئے وہ گھوڑے سے کود پڑے اور کوڑا اٹھا لیا پھر اپنے ساتھی سے کہا میں نے رسول کریم ﷺ سے اقرار کیا تھا کہ میں کسی سے سوال نہیں کروں گا۔ اگر میں کوڑا تمہیں اٹھانے دیتا تو گو میں نے اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا تھا۔ لیکن اس میں کیا شبہ تھا کہ زبان حال سے یہ سوال ہی بن جاتا اور ایسا کرنا مجھے وعدہ خلاف بنا دیتا گو یہ جنگ کا میدان ہے مگر میں اپنا کام خود ہی کروں گا۔

انصاف

انصاف اور عدل آپؐ کے اندر اتنا پایا جاتا تھا کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ عربوں میں لحاظ داری اور سفارشوں کا قبول کرنا ایک عام مرض تھا۔ عرب کا کیا ذکر ہے اس زمانہ کے متمدن ممالک میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بڑے آدمیوں کو سزا دیتے وقت جھجکتے ہیں اور غریبوں کو سزا دیتے وقت نہیں گھبراتے۔ ایک دفعہ ایک مقدمہ آپؐ کے پاس آیا۔ ایک بہت بڑے خاندان کی کسی عورت نے کسی دوسرے کے مال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ہتھیا لیا تھا۔ جب حقیقت کھل گئی تو عربوں میں بڑا ہیجان پیدا ہو گیا کیونکہ ایک بہت بڑے معزز خاندان کی ہتک ہوتی انہیں نظر آئی انہوں نے چاہا کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے یہ درخواست پیش کریں کہ اس عورت کو معاف کر دیا جائے اور تو کسی شخص نے جرأت نہ کی، لیکن رسول کریم ﷺ کے عزیز اسامہؓ بن زید کو لوگوں نے چنا اور انہیں مجبور کیا کہ وہ رسول کریم ﷺ سے اس عورت کی سفارش کریں۔ اسامہ نے رسول کریم ﷺ سے بات شروع ہی کی تھی کہ آپؐ کے چہرہ پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے اور آپؐ نے فرمایا۔ اسامہ یہ کیا کہہ رہے ہو، پہلی قومیں اسی طرح تباہ ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں۔ اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ اور میں ایسا ہرگز نہیں کر سکتا۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی اس قسم کا جرم کرتی تو میں اسے سزا دیئے بغیر نہ رہتا۔ بدر کی جنگ میں جب حضرت عباسؓ قید ہوئے تو ان کے کراہنے سے آپؐ کو تکلیف محسوس ہوئی لیکن جب صحابہؓ نے آپ کی تکلیف دیکھ کر حضرت عباسؓ کے ہاتھوں کی رسیاں کھولدیں اور رسول اللہ ﷺ کو یہ بات معلوم ہو گئی تو آپؐ نے فرمایا جیسے میرے رشتہ دار ویسے ہی دوسروں کے رشتہ دار تو میرے چچا عباسؓ کو بھی پھر رسیوں سے باندھ دو اور یا سارے قیدیوں کی رسیاں کھول دو۔ صحابہ کو چونکہ رسول کریم ﷺ کی تکلیف کا احساس تھا۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم پہرہ سختی سے دے لیں گے۔ لیکن سب قیدیوں کی رسیاں ہم کھول دیتے ہیں چنانچہ سب قیدیوں کی رسیاں انہوں نے کھول دیں۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم کاشف عمران خالد صاحب مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مریم رفیق صاحبہ بنت مکرم رفیق احمد صاحب آف میرپور خاص سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد حنیف شاہد صاحب مربی سلسلہ نے 98-11-14 کو پڑھایا۔ اسی روز رخصتی عمل میں آئی مورخہ 98-11-15 کو ڈریم لینڈ میرج ہال کورنگی کراچی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ آخر میں محترم عثمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ (آمین)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب (سابق اسیر راہ مولا ساہیوال) ابن چوہدری عبدالرحیم صاحب کو مورخہ 98-11-20 کو ٹورنٹو (کینیڈا) میں بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام صبیح احمد قدیر تجویز ہوا ہے۔

احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی' نیک' خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ رسید بک

○ مجلس انصار اللہ نواب شاہ شہر کی رسید بک نمبر 793 گم ہو گئی ہے۔ احباب اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کریں۔

(قائد مال انصار اللہ - پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ عزیزم جنید احمد ابن مکرم عبدالجلیل صاحب زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ صادق علوم غربی ربوہ، عمر اڑھائی سال اپنڈکس کی وجہ سے علیل ہے اور فیصل آباد کے ہسپتال میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر احمد صاحب وڑائچ ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق صدر رجوعہ ضلع منڈی بہاؤالدین حال مقیم چک نمبر 58 جنوبی ڈوگراں والا نزد 46 اڈا کے گھر واقع 58/ج سرگودھا کو کسی نامعلوم شخص نے فائر کر کے شدید زخمی کر دیا جس سے وہ جاں بر نہ ہو سکے۔ موصوف مکرم چوہدری بڈھے خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم صفدر علی وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع سرگودھا کے چھوٹے بھائی تھے موصوف کا جنازہ ان کے آبائی گاؤں رجوعہ لے جایا گیا جہاں مکرم نصیر احمد صاحب مربی ضلع منڈی بہاؤالدین نے جنازہ پڑھایا اور بعد تدفین مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ موصوف کی عمر 26 سال تھی۔

موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ سید محمد حسین شاہ مرحوم مورخہ 26- نومبر 1998ء بروز جمعرات شام 5 بجے دو ماہ کی شدید علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ 27- نومبر کو جمعہ کی نماز کے بعد بیت اقصیٰ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے دعا کروائی۔

سلسلہ کے کاموں میں بہت دلچسپی رکھتی تھیں۔ آپ نے پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ تینوں بیٹے پاکستان سے باہر ہیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعزاز

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترمہ عزیزہ امتہ المتین صاحبہ بنت محترم محمد داؤد صاحب (سابق سٹیشن ماسٹر ربوہ' حال نیو یارک' امریکہ) کو پنجاب یونیورسٹی نے نومبر 98ء میں مالیکیولر بیالوجی میں ڈاکٹر آف فلاسفی (پی ایچ ڈی) کی ڈگری دی ہے۔

محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کے مقالہ کا عنوان تھا

Purification of the Enzyme and Cloning of the Gene Involed in Hydrolysis of Carbofuran from Pseudomonas sp.50432"

محترمہ نے اس مقالہ کے لئے مشی گن یونیورسٹی' امریکہ میں ریسرچ کا کام کیا۔

ابتداء سے ہی ان کا تعلیمی کیریئر قابل رشک رہا ایف ایس سی اور بی ایس سی میں سکالرشپ حاصل کیا۔ نیز سال 81-1979ء کے دوران ایم ایس سی کے لئے پنجاب یونیورسٹی میرٹ سکالرشپ کی حقدار قرار دی گئیں۔

1997ء میں انہوں نے شوکت خانم میموریل ہسپتال' لاہور کی انتظامیہ کی دعوت پر کینسر کی ریسرچ کا آغاز کیا تھا اور ڈاکٹر صاحبان کے لئے ایک تربیتی پروگرام ترتیب دیا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ ڈاکٹر صاحبہ کے علم و عرفان میں بہت برکت دے اور ایک نافع الناس وجود بنائے رکھے۔ آمین۔

(ناظر تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقریب انعامات طلباء

○ مورخہ 11 دسمبر 1998ء کو ایک شاندار تقریب انعامات طلباء جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور زیر صدارت مکرم مبشر احمد دہلوی صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ لاہور منعقد ہوئی۔ جس میں آپ نے ان ہونہار طلباء میں جو کہ مختلف سکولوں اور کالجوں میں اول دوئم سوئم آئے انعامات تقسیم کئے آپ نے اپنے خطاب میں طلباء کو نصیحت فرمائی۔ کہ وہ پوری محنت اور لگن کے ساتھ تعلیم حاصل کریں تاکہ آنے والے وقت میں وہ ملک و قوم کے بہترین سائنس دان بہترین ڈاکٹر بہترین انجینئر بن سکیں اور قوم کی خدمت کے قابل ہو سکیں۔ اجلاس کے آخر میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ اور مکرم ملک وسیم احمد صاحب صدر بین الاقوامی آرکیٹکٹس و انجینئرز ایسوسی ایشن لاہور نے خطاب فرمایا۔ احباب سے تمام طلباء کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

راہ حق میں خرچ کرنے والوں پر رشک کرو

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے سال نو کا اعلان فرماتے ہوئے 2- جنوری 98ء کو فرمایا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کون ہیں جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ ایسے شخص پر بے شک رشک کرو۔ اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کر دیا کرتی ہے بعض دفعہ اس لئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ دانائی اور علم و حکمت دی ہو۔ جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو۔ اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔ تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے۔

یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے اور جتنا آپ بنی نوع انسان کی خاطر کچھ خرچ کریں یا جو کچھ آپ نے پایا ہے اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں کمی نہیں آنے دے گا۔

(ناظم مال وقف جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلد وصیتیں کرو

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف...... احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان سب دوستوں کو مبارکباد دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی و دنیوی برکات سے مالامال ہو سکیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خالص سونے کے زیورات بنانے والے
بشیر گولڈ سمتھ
پروپرائٹر کلیم احمد بشیر
بوٹا مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 211806
گھر 211883

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 19- دسمبر- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 7 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱ درجے سنٹی گریڈ

21-دسمبر- غروب آفتاب 5-11

22-دسمبر- طلوع فجر 5-35

22-دسمبر- طلوع آفتاب 7-03

عالمی خبریں

عالمی قانون کی خلاف ورزی

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں روس اور چین نے عراق پر حملے کی زبردست مذمت کی۔ لیکن کونسل کے پانچ مستقل ارکان میں اختلافات کے باعث سلامتی کونسل کوئی قرارداد منظور نہ کر سکی۔ چین کے سفیر کوئن ہاؤسین نے عراق پر حملے کو "بلااشتعال اور بلاجواز" قرار دیتے ہوئے کہا کہ 15- دسمبر کو رچرڈ بٹلر کی رپورٹ کی اشاعت کا مقصد اس رپورٹ کو حملے کے لئے ایک جواز کے طور پر استعمال کرنا تھا۔ چینی سفیر نے عراق پر حملے کو اقوام متحدہ کے منشور اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا۔ روسی سفیر سرگی لاوروے نے سرد جنگ کے خاتمہ کے بعد پہلی بار سخت الفاظ استعمال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ نے عالمی قانون اور اقوام متحدہ کے منشور کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں۔

روس نے سفیر واپس بلالئے

روس نے عراق پر امریکہ اور برطانیہ کے حملوں پر احتجاج کرتے ہوئے دونوں ملکوں سے اپنے سفیر واپس بلالئے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے دعویٰ کیا کہ روس نے یہ اقدام مشورے کے لئے کیا ہے۔ تاہم روس کی خبر رساں ایجنسیوں نے واضح کیا ہے کہ یہ اقدام عراق پر حملوں کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا گیا ہے۔

کلنٹن مستعفی ہوسکتے ہیں

امریکی ٹیلی ویژن سی این این نے امید ظاہر کی ہے کہ صدر کلنٹن ایوان نمائندگان میں رائے شماری سے قبل ہی مستعفی ہوجائیں گے۔

مواخذہ رکوانے کی کوشش ناکام

امریکی ایوان نمائندگان نے صدر کلنٹن کے مواخذہ پر بحث روکنے کی تحریک 42- ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کردی۔ ووٹنگ کا فیصلہ کرلیا گیا۔

عراقی حملے کے لئے تیار

اسرائیل نے کہا ہے کہ وہ امریکی حملے کی حمایت کرتے ہیں اور عراق کے کسی بھی جوابی حملے کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تاہم ایک مبصر نے کہا کہ عراق اسرائیل پر حملہ نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے پاس حملے کی اہلیت نہیں ہے۔

اردن نے سرحد بند کردی

عراق پر امریکی حملے کے بعد اردن نے عراق سے ملنے والی اپنی سرحد بند کردی۔ یہ قدم عراق سے مہاجروں کی ممکنہ آمد کے خطرے کے پیش نظر اٹھایا گیا ہے۔

ایران کا احتجاج

امریکہ نے عراق پر جو میزائل فائر کئے ان میں سے ایک میزائل ایرانی سرحد میں آگرا۔ اس پر ایران کے دفتر خارجہ نے برطانوی و امریکی مفادات کی نگرانی کرنے والے سفارتی نمائندوں کو طلب کرکے وضاحت مانگی ہے۔

اسرائیل کے پیٹریاٹ میزائل

عراق کے ممکنہ حملوں سے بچاؤ کے لئے اسرائیل نے امریکی ساخت کے پیٹریاٹ میزائل نصب کردیئے ہیں۔

چیچنیا کا اعلان جنگ

چیچنیا کے صدر ارسلان مسعودوف نے کہا ہے کہ ان کی افواج عراق پر حملہ کے بعد امریکہ اور برطانیہ کے مفادات پر حملے کی تیاریاں کررہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ کاکیشیا روس اور شرق اوسط میں برطانوی اور امریکی مفادات کے خلاف حملے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

بھارت پابند ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت ستمبر 1999ء تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے وعدے کا پابند ہے۔

بابری مسجد کی شہادت

بھارت کی حکمران پارٹی بی جے پی کے سربراہ اور وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا کہ بابری مسجد کی شہادت ہماری بدقسمتی تھی۔ یہ سب نہیں ہونا چاہئے تھا۔ مجھے اور پارٹی کو نقصان پہنچا۔ وہ میری زندگی کا سب سے برا دن تھا اگرچہ میرے ساتھی خوش تھے۔

ملکی خبریں

پاک فوج عراق نہیں جائے گی

پاک فوج کے سربراہ چیف آف دی آرمی سٹاف جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ ہم آزاد اور خود مختار ہیں۔ پاک فوج مدد کے لئے عراق نہیں جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس حملے سے پاکستان کا دفاع متاثر نہیں ہوگا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کہ اگر پاکستان نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط نہ کئے تو کیا امریکہ پاکستان کے خلاف بھی ایسی ہی کارروائی کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا امریکہ ایسا نہیں کرے گا۔ اور نہ اس کا سی ٹی بی ٹی سے کوئی تعلق ہے۔

امریکہ کے خلاف مظاہرے

عراق پر امریکی اور برطانوی حملوں کے خلاف ملک بھر میں مظاہرے ہوئے۔ صدر کلنٹن کے پتلے نذر آتش کئے گئے۔ جماعت اسلامی اور جے یو آئی نے لاہور اور پشاور میں مظاہرے کئے۔

خدمت کمیٹیاں

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ خدمت کمیٹیاں اچھا کام کررہی ہیں۔ کراچی میں سزاؤں کا عمل شروع ہوگیا ہے۔ اب حالات میں مزید بہتری آجائے گی۔ پولیس نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑی وارداتوں کے مجرم پکڑ لئے جس سے دہشت گردی کی روک تھام میں مدد ملے گی۔

بینظیر کا چیف جسٹس کو خط

سابق وزیر اعظم اور اپوزیشن کی قائد محترمہ بینظیر بھٹو نے لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس راشد عزیز کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ ریفرنسوں کی سماعت کے لئے ان ججوں کو ہٹا دیں جنہیں ہم نے برطرف کیا۔ احتساب ریفرنس نمبر 26، 27، اور 29 کی سماعت کے لئے ایسے جج بھی نہ لگائیں جن کا حکومت سے تعلق ہے یا جس میں جسٹس احسان الحق شامل ہیں۔ قانون اور سیاست مل جل گئے ہیں۔ احتساب بنچ آئندہ کے وزیر اعظم کی نشاندہی کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سمجھ نہیں آتی کہ میرے پہلے خط کو کیوں اہمیت نہیں دی گئی۔ کراچی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بینظیر بھٹو نے کہا کہ نواز شریف اور ان کے اہل خانہ خود نادہندہ ہیں۔ عوامی اتحاد کی مہم کے باعث عوام جلد انہیں ہٹا کر دم لیں گے۔

نواز شریف کو ہٹائے بغیر

سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ نواز شریف کو ہٹائے بغیر کسی انتخاب میں حصہ نہیں لیں گے۔ بینظیر اور نواز شریف کے باہر بھجوائے گئے ڈالر واپس لائیں گے۔ رمضان کے بعد تحریک کا آغاز کریں گے۔

کوئی سمجھوتہ نہ کریں گے

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ قومی مفادات پر نہ پہلے سمجھوتہ کیا نہ اب کریں گے۔ سابق حکومت نے رکاوٹ ڈالی ہم نے غیر ملکی وسائل کو نظر انداز کرکے 30 کروڑ کی لاگت سے چلڈرن ہسپتال مکمل کیا۔ چلڈرن ہسپتال کے افتتاح کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہاں علاج کے لئے غریبوں کے بچوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۹۱-ارب کے نادہندہ

بے نظیر بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ نواز شریف ۹۱-ارب کے نادہندہ ہیں۔ ہم حکومت ختم کرکے دم لیں گے۔

خالص اور معیاری ہومیوپیتھک ادویات کا مرکز
الیف بی ڈسٹری بیوٹرز طارق مارکیٹ ربوہ
☎: 212352

ہمارے ہاں جستی روم کولرز، گیزرز، کوکنگ رینج روم ہیٹرز ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
☎ 5114822 5118096

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان رقبہ ایک کنال واقع دارالصدر جنوبی ربوہ نزد چوک یادگار۔ باموقع اور بارونق جگہ میں رہائش اختیار کرنے والے رابطہ کریں۔
پانی، بجلی، گیس اور فون کی سہولت موجود۔ فون رابطہ 091-216093
04524-211956

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام/۴۰ روپے، ۶۰ گرام/۱۲۰ روپے، ۱۰۰ گرام/۲۰۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۳۰۰/ روپے
زوجام عشق خاص
سونے چاندی کی گولیاں
شباب آور موتی
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات
ہر قسم کی جرمن و پاکستانی ہومیوپیتھک ادویات، مدر ٹنکچر، پوٹینسیاں، بائیوکیمک ادویات گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خریداری کا مرکز خالی ڈبیاں اور ڈراپر بھی دستیاب ہیں۔ 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس بھی دستیاب
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎: 771 - 213156 ★ FAX (4524) 212299